13646 - چہرے كا پردہ كرنے كے متعلق ايك اشكال

سوال

آپ نے عورت كے نقاب اور چہرے كا پردہ كرنے كے موضوع ميں جو كچھ لكھا ہے ميں نے ا سكا مطالعہ كيا ہے، حالانكہ ميں نے كچھ دلائل پڑھے ہيں جس سے يہ واضح ہوا ہے كہ چہرے كا پردہ كرنا درج ذيل امور كى بنا پر اختيارى ہے:

جب پردہ كى آيات نازل ہوئيں تو صرف نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى بيويوں ہى نے اپنا پورا جسم ڈھانپنے كے ساتھ ساتھ چہرے كا بھى پردہ كيا، ليكن باقى مسلمان عورتوں نے اپنے چہرے نہيں ڈھانپے.

جب كوئى صحابى كسى عورت كو شادى كا پيغام بھيجتا اور اس سے منگنى كرنا چاہتا تو وہ جا كر خفيہ طور پر اسے ديكھتا اور عورت كو اس كا علم بھى نہ ہوتا، طبعى طور پر يہ ہے كہ اگر وہ اپنے چہرے كا پردہ كرتى ہوتى تو اس كے ليے ديكھنا ممكن نہ تھا.

اس موضوع نے ميرے ليے تشويش اور پريشانى پيدا كر دى ہے، ميں حق جاننا چاہتا ہوں تا كہ اللہ كى رضامندى كے حصول كے ليے اس پر چل سكوں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حق كو جاننے اور اس كى اتباع و پيروى كى حرص ركھنے پر ہم آپ كے مشكور ہيں، اللہ تعالى سے ہمارى دعا ہے كہ وہ ہميں حق كو حق ديكھنے كى توفيق نصيب فرمائے، اور ہميں اس حق پر عمل كرنے كى توفيق دے، اور باطل كو باطل دكھائے، اور اس سے اجتناب كرنے كى توفيق دے.

اس مسئلہ ميں صحيح يہ ہے كہ عورت كے ليے مردوں سے اپنا سارا جسم چھپانا واجب ہے، مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (21134) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

آپ يہ كہنا كہ:

" باقى مسلمان عورتوں نے اپنے چہرے نہيں ڈھانپے تھے "

یہ بات صحیح نہیں، بلکہ پورا پردہ کرنے کا حکم تو عام ہے، جونبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ا نکی بیٹیوں اور مومن عورتوں سب کے لیے ہے، اس کی دلیل اللہ سبحانہ و تعالی کا یہ فرمان ہے:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ا نکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

اور دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے اس طرح فرمایا:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" اللہ تعالی پہلی مہاجر عورتوں پر رحمت کرے جب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی:

اور وہ اپنی چادریں اپنے گریبانوں پر لٹکا لیا کري .

تو انہوں نے اپنی چادریں دو حصوں میں پھاڑ کر تقسیم کر لیں اور انہیں اپنے اوپر اوڑھ لیا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4480) سنن ابو داود حدیث نمبر (4102).

اور اختمرن کا معنی یہ ہے کہ: انہوں نے اپنے چہرے ڈھانپ لیے، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی شرح کی ہے.

دیکھیں: فتح الباری (8 / 490).

آپ اس کی مزید تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (6991) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" جب یہ آیت:

وہ اپنی چادریں اپنے اوپر لٹکا لیں .

نازل ہوئی تو انصار کی عورتیں باہر نکلتی تو اس طرح ہوتی کہ چادروں کی بنا پر ان کے سروں پر کوے ہیں "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4101) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

اس طرح مہاجرین اور انصار کی عورتوں نے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے اپنے چہرے کا پردہ کیا.

سوم:

رہا مسئلہ منگنی کرنے والے شخص کا اپنی ہونے والی منگیتر کو دیکھنا تو یہ سنت سے ثابت ہے.

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو شادی کا پیغام دے اور اس سے منگی کرے تو اگر اسے دیکھ سکے جو اس سے نکاح کی دعوت دے تو وہ ایسا ضرور کرے "

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایك لڑکی سے منگنی کی اور اسے دیکھنے کے لیے چھپتا رہا حتی کہ میں اس سے وہ کچھ دیکھ لیا جس نے مجھے اس سے نکاح اور شادی کی دعوت دی تو میں نے اس سے شادی کر لی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (1783) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (1832) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ابن ماجہ کی روایت میں ہے کہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ اسے دیکھنے کے لیے اس کے باغ میں چھپے تھے.

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کی عورتیں اپنے چہرے کا بھی پردہ کیا کرتی تھیں، کیونکہ اگر چہر ننگا رکھنا عورتوں کی عادت ہوتی تو پھر چھپنے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی، کیونکہ اس حالت میں تو چہر ننگا ہونے کی بنا پر اسے ہر جگہ دیکھ سکتے تھے.

لیکن جب عورتوں کی عادت چہرے کا پردہ کرنا تھی تو اس بنا پر جابر رضی اللہ تعالی عنہ کو چھپنے کی ضرورت پیش

آئی، اور یہ تو معلوم ہی ہے کہ اگر عورت کے پاس کوئی نہ ہو تو وہ اپنا چہرہ نہیں ڈھانپتی، اور اسی طرح اگر وہ اپنے گھر یا اپنے کھیت یا باغ میں ہو تو بھی چہرہ ننگا رکھتی ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ہے.

واللہ اعلم .